

نئے سال 1401 کے پہلے دن ٹی وی چینلوں سے براہ راست تقریر - 21 / Mar / 2022

رہبر انقلاب اسلامی نے ہجری شمسی کیلنڈر کے نئے سال 1401 کے پہلے دن ٹی وی چینلوں سے براہ راست نشر ہونے والی اپنی تقریر میں، نوروز اور نئی صدی کے آغاز کی مبارکباد پیش کرتے ہوئے، نئے سال کے نعرے کی تشریح کی اور مساوات کے ساتھ اقتصادی ترقی اور غربت کے مسئلے کے حل کی واحد راہ، علم محور معیشت کی راہ پر آگے بڑھنا بتایا۔ آیت اللہ العظمیٰ خامنہ ای نے افغانستان، یوکرین اور یمن میں جاری مسائل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ سارے واقعات، سامراج سے مقابلے میں ایرانی قوم کی حقانیت اور اس کے موقف کی درستگی کو عیاں کرتے ہیں۔

آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای نے نوروز کی قومی عید کے موقع پر ذکر خدا، دعا، مناجات اور معنویت کی تقاریب کو ایرانی نوروز کی اہم خصوصیت بتایا اور کہا: موسم بہار امید کا مظہر اور طراوت و روئیدگی کے پیغام کا حامل ہے اور اس سال، پندرہ شعبان کے ایام کی ہمراہی کی وجہ سے جو تاریخ اور انسانیت کی بہت بڑی امید کے جنم لینے کا دن ہے، یہ امید دوبالا ہو گئی ہے۔

رہبر انقلاب اسلامی نے اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ امید، تمام کاموں اور ترقی و پیشرفت کا سرچشمہ ہے، کہا: جو لوگ عوام سے وابستہ رہتے ہیں، یا کچھ لکھتے ہیں یا انہیں پیغام دیتے ہیں، وہ لوگ جہاں تک ممکن ہو، عوام کے اندر امید پیدا کریں کیونکہ امید، پیشرفت کا اہم عنصر ہے۔

رہبر انقلاب اسلامی نے پچھلے ایک عشرے میں مختلف برسوں کے نعروں اور اسی طرح سنہ 1401 کے نعرے کے لیے معاشی عناوین کے انتخاب کی وجہ بتاتے کہا: اس سال کے لیے اور سال کے نعرے کے لیے معاشی عنوان کے انتخاب کی وجہ، معیشت کے مسئلے کی کلیدی اہمیت اور اسی طرح پچھلے عشرے کے معاشی چیلنجز ہیں جن سے چھٹکارے کے لیے تدبیر اور صحیح عمل و اقدام کی ضرورت ہے۔

آیت اللہ العظمیٰ خامنہ ای نے اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ آج ملک کے عہدیداروں اور ملک کا نظام چلانے میں دخیل افراد کا سب سے اہم مسئلہ، معیشت ہے، کہا: البتہ عوامی سطح پر بھی کچھ سرگرمیاں دکھائی دیتی ہیں جو مناسب طریقے سے جاری رہیں تو بڑی امید افزا ہیں۔

انہوں نے اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ معاشی ترقی حاصل کرنے کا واحد راستہ، نالچ بیسڈ معیشت کی سمت میں آگے بڑھنا ہے، کہا: نالچ بیسڈ معیشت سے مراد، سبھی میدانوں میں پیداوار کو سائنسی اور تکنیکی نظر سے دیکھنا ہے جس کا نتیجہ، پیداوار کے اخراجات میں کمی، فائدے میں اضافہ، پروڈکٹس کی کوالٹی میں بہتری، عالمی منڈیوں میں پروڈکٹس کا کمپیٹیشن کے لائق بننا اور ملک کے اندر مصنوعات کی تیاری کی قیمت میں کمی ہے۔

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے اس بات پر تاکید کرتے ہوئے کہ معیشت میں منصفانہ پیشرفت حاصل کرنا اور غربت کے مسئلے کا حل صرف علم پر محور پیداوار کو تقویت دینے سے ہی حاصل کیا جاسکتا ہے، فرمایا: علم محور کمپنیوں کی تعداد میں اضافہ ضروری ہے اور یہ عین ممکن ہے۔ ملک میں تقریباً 6,700 علم محور کمپنیوں کی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے، انہوں نے کہا: "نئے سال میں، ملک کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے، علم محور کمپنیوں کی تعداد کو دوگنا کیا جانا چاہیے۔"

آیت اللہ خامنہ ای نے زراعت جیسے پیداواری شعبوں کی پسماندگی کا ذکر کرتے ہوئے مزید فرمایا: زراعت اور مویشی پالنے کا مسئلہ بہت اہم ہے اور ملک کو بنیادی غذائی مصنوعات جیسے گندم، جو، مکئی، جانوروں کی خوراک اور تیل کے بیج میں مکمل طور پر آزاد اور خود کفیل ہونا چاہیے۔"

انہوں نے ملک میں زمین کی وسعت اور زرخیز میدانوں کی کثرت کو دیکھتے ہوئے اس مقصد کے حصول کو ممکن سمجھا اور کہا: "بدقسمتی سے، زرعی شعبہ درآمدات پر ملک کے سب سے زیادہ انحصار کرنے والے حصوں میں سے ایک ہے، اور اس صورت حال کا اصلاح ہونا ضروری ہے۔"

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے درآمدی اسٹیک ہولڈرز کو روکنے اور بنیادی ایشیا پر انحصار میں کمی کو روکنے کے بارے میں سابق وزیر زراعت کے بیانات کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا: کچھ لوگوں کے بڑے مفادات اور ممکنہ طور پر کچھ اداروں اور وزارتوں میں ان کے اثر و رسوخ اور تخریب کاری کی وجہ سے اس انحصار سے لڑنا مشکل ہے۔ لیکن حکام کو کوشش کرنی چاہیے اور اس دشوار کام کو انجام دینا چاہیے۔ عہدیداروں کو اس ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہ وہ علم محور کمپنیوں کو ان کی مصنوعات خرید کر یا سہولیات مختص کرتے ہوئے مدد فراہم کریں، انہوں نے مزید کہا: "علم محور کمپنیوں کی تعداد ہر محکمے میں پیشرفت اور اس وزارت کے عہدیداروں کی کارکردگی کا جائزہ لینے کا معیار ہونی چاہئے۔"

آیت اللہ خامنہ ای نے علم محور کمپنیوں کے اضافے کو ملک کی سہولیات بالخصوص ملک کے اہم ترین وسائل اور سرمایہ یعنی تعلیم یافتہ افرادی قوت کی وجہ سے کافی حد تک ممکن قرار دیا اور مزید کہا: رپورٹوں کے مطابق تعلیم یافتہ عناصر کی ایک بڑی تعداد ان شعبوں میں کام کر رہی ہے جن کا ان کی تعلیم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

انہوں نے یہ بھی کہا کہ "روزگار کی تخلیق" کا انحصار علم محور کمپنیوں کے اضافے پر ہے اور کہا: یقیناً اس سلسلے میں ہمیں ماضی کی غلطیاں نہیں دہرائی چاہئیں۔

ان میں سے ایک غلطی کی جانب اشارہ کرتے ہوئے رہبر معظم انقلاب نے فرمایا: "پچھلی حکومتوں میں پیداوار بڑھانے کے لیے مختلف منصوبے تجویز کیے گئے تھے اور افراد کو بینک کی سہولیات فراہم کی گئی تھیں، لیکن وہ تقریباً تمام منصوبے ناکام ہو گئے، اس لیے کہ صرف پیسہ پھینکنے سے کوئی نتیجہ نہیں نکلتا بلکہ چیزوں کو صحیح اور احتیاط سے انجام دیا جانا چاہیے۔"

علم محور کمپنیوں کی سلسلہ وار سرگرمیوں کی تشکیل پر زور دیتے ہوئے، انہوں نے اس پر بھی توجہ دلائی اور کہا: "کچھ حالیہ فیصلوں کے نتیجے میں، کچھ چھوٹی اور درمیانے درجے کی کمپنیاں متاثر ہو سکتی ہیں، جس کی حکومت اور بینکوں کو اجازت نہیں دینی چاہیے کہ یہ مسئلہ پیدا ہو۔"

انہوں نے اپنی تقریر کے ایک حصے میں، پچھلے سال، سال کے پہلے دن کی تقریر کا حوالہ دیا جس میں آپ نے ملکی معیشت کو امریکی پابندیوں سے جوڑنے اور یہ بات کہنے سے منع کیا تھا کہ جب تک پابندیاں رہیں گی، صورتحال یہی رہے گی۔ رہبر انقلاب اسلامی نے کہا: بحمد اللہ ملک میں نئی پالیسیوں نے دکھا دیا ہے کہ امریکی پابندیوں کے باوجود ترقی و پیشرفت کی جا سکتی ہے، خارجہ تجارت کو فروغ دیا جا سکتا ہے، علاقائی معاہدے کیے جا سکتے ہیں اور تیل اور دیگر اقتصادی امور میں کامیابیاں حاصل کی جا سکتی ہیں۔

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے مزید فرمایا: "بلاشبہ میں یہ نہیں کہتا کہ پابندیاں ہٹانے کی کوشش نہ کریں اور جو لوگ اس میدان میں کام کر رہے ہیں وہ اپنا کام کریں، لیکن اس کی بنیاد یہ ہے کہ ملک کو اس طرح سے چلایا جائے کہ پابندیاں ملکی معیشت کو کوئی بنیادی یا بڑا دھچکا نہ پہنچا سکیں، لہذا میں اس سال بھی وہی مشورہ دہرا رہا ہوں کہ ملکی معیشت کو پابندیوں سے نہ باندھا جائے۔"

ایک ضمنی نصیحت میں، انہوں نے تیل کی قیمتوں میں اضافے اور غیر ملکی زرمبادلہ میں اضافے کا حوالہ دیا، اور پوچھا کہ آپ اس منافع کے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہیں، کہا: "ان منافعوں سے دو طریقوں سے نمٹا جا سکتا ہے یا انہیں درآمدات بڑھانے پر خرچ کیا جا سکتا ہے اس سوچ کے ساتھ کہ ایسا کرنے سے لوگوں کی فلاح و بہبود میں اضافہ ہوگا۔ اگرچہ اس کام کی ظاہری صورت اچھی ہے لیکن اس کا اندرونی چہرہ بہت خراب ہے اور درحقیقت یہ ملک کے بنیادی سرمائے کا ضیاع ہے۔"

آیت اللہ خامنہ ای نے مزید کہا: "ایک اور طریقہ، جو صحیح اور بنیادی طریقہ ہے، تیل کی آمدنی کو ملک کے بنیادی ڈھانچے کی تعمیر اور بنیادوں کو مضبوط کرنے اور معیشت کو جڑ سے مضبوط کے لیے استعمال کرنا ہے، جو انجام دینا ضروری ہے۔"

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے اپنی تقریر کے ایک اور حصے میں مختلف عالمی مسائل کا ذکر کرتے ہوئے جو اس وقت پیش آ رہے ہیں اور ان سب کے لیے منصوبہ بندی، تحریک، فیصلہ اور درست اقدام کی ضرورت ہے، فرمایا: دنیا کے موجودہ مسائل کو دیکھتے ہوئے، استکباری محاذ کے مقابلے میں ملت ایران کی حقانیت اور سچائی عیاں ہو جاتی ہے۔" رہبر انقلاب اسلامی نے اپنی تقریر کے ایک اور حصے میں متعدد عالمی مسائل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جن کے لیے تدبیر اور صحیح حرکت، فیصلے اور اقدام کی ضرورت ہے، کہا: جب دنیا کے معروضی حالات کا جائزہ لیا جاتا ہے تو سامراجی محاذ کے مقابلے میں استقامت پر استوار ایرانی قوم کے موقف کی حقانیت مزید واضح ہو جاتی ہے۔"

انہوں نے اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ استکبار کے مقابلے میں ایرانی قوم کا انتخاب، 'استقامت، ہتھیار نہ ڈالنے، عدم انحصار، خود مختاری کی حفاظت اور نظام اور ملک کی داخلی تقویت' تھا، کہا: یہ قومی فیصلے تھے جو بالکل صحیح تھے۔"

آیت اللہ العظمیٰ خامنہ ای نے مظلوم مسلمان ملک افغانستان کے حالات، اس ملک پر ہونے والے ظلم اور بیس سال کے مظالم و جرائم کے بعد امریکیوں کے انخلاء کے طریقے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: یوکرین کے واقعات بھی ایک دوسرا نمونہ ہیں کہ اس ملک کا صدر، جسے خود مغرب والوں نے اقتدار میں پہنچایا ہے، آج ان سے سخت لہجے میں بات کر رہا ہے۔"

انہوں نے اسی طرح یمن کے واقعات اور اس ملک کے مزاحمت کار عوام پر روزانہ ہونے والی بمباری اور دوسری طرف 80 نوجوانوں اور بچوں کی گردن کاٹنے کے سعودی عرب کے اقدام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: یہ ساری باتیں، دنیا پر حاکم ظلمت اور خونخوار بھیڑیوں کی عکاسی کرتی ہیں جن کے ہاتھوں میں دنیا ہے۔"

رہبر انقلاب اسلامی کا کہنا تھا کہ یوکرین کے واقعات کا ایک اور پہلو یہ ہے کہ اس سے مغرب کی نسل پرستی عیاں ہو گئی۔ آپ نے کہا: سیاہ فاموں کو سفید فاموں سے الگ کرنا، انہیں ٹرین سے نیچے اتار دینا یا مغربی میڈیا میں مغرب والوں کا اس بات پر افسوس ظاہر کرنا کہ جنگ، مشرق وسطیٰ کے بجائے یورپ میں ہو رہی ہے، مغرب

كى كهلى نسل پرستى كے كچھ نمونے هيں۔

انهوں نے ملكوں ميں ظلم و ستم سے نمٹنے كے طريقه كار ميں، مغربى دنيا كے دوغله پن كا ايک اور نمونہ بيان كرتے هوئے كہا: اگر ان كے كسى فرمانبردار ملك ميں ظلم هوتا ہے تو وہ كوئى بهى ردعمل ظاہر نہيں كرتے اور اتنے ظلم و ستم كے بعد انساني حقوق كا دعوى بهى كرتے هيں اور اس جھوٹے دعوے كے ذريعه خودمختار ملكوں سے غنڈه ٹيكس بهى وصول كرتے هيں۔

آية الله العظمى سيد على خامنه اى نے زور دے كر كہا: يہ ظلم و استكبار كے ميدان ميں عصر حاضر كا سب سے شرمناك دور ہے اور دنيا كے عوام ان مظالم اور دوغله رويے كو براہ راست ديكر رہے هيں۔

انهوں نے اس بات پر تاكيد كرتے هوئے كہ ايرانى قوم نے كئى سالوں سے اپنے كام كرنے كے طريقے كو بهتر كيا ہے اور سنجيدگى اور منطق كے دائرے ميں آگے بڑھى ہے، مزيد كہا: آج ملك كو پہلے سے زيادہ محنت اور كوشش اور ہمدردى اور ہمدلى كى ضرورت ہے۔ قوم كے درميان ہمدردى اور ہمدلى اور اسى طرح حكام كے درميان ہمدردى اور ہمدلى۔

ربر معظم انقلاب اسلامى نے بعض موجودہ تنازعات كو بنيادى طور پر مضحك خيز اور نفسانى خواہشات سے پيدا ہونے والے مسائل قرار ديا اور تاكيد كى: ان مسائل كو پس پشت ڈال ديا جانا چاہيے اور ايرانى عوام كے سائنسى، عملى، مزاحمتى اور سماجى خدمات كے شعبوں ميں متحرك ہونے كى راہ ميں كوئى ركاوٹ نہيں آنى چاہيے۔